

نور افشاں



قیمت سالیانہ بلا محصول عہ۲ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ مع محصول عہ۲

نمبر ۸ - جلد ۱۱ | لودیانہ ۲۲ فروری سنہ ۱۸۸۳ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

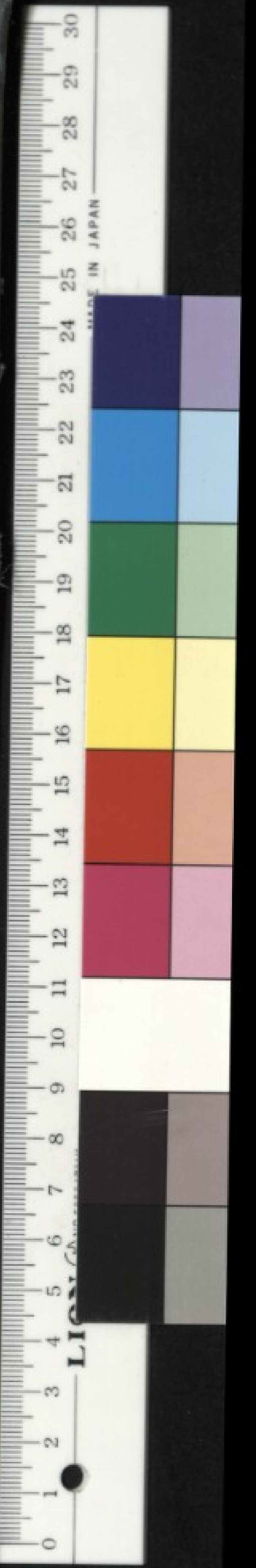
امیر کابل جلال آباد میں معہ ایک بھاری فوج کے داخل ہو گئے ہیں = فرقہ شنواری اور افریدیوں کے ساتھ امیر کابل جنگ کرینگے = کابل میں امیر کی غیر حاضری سے خاموشی چھا رہی ہے = یعقوبخان نے سرکار انگریزی کو لکھا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ میرا قیام لنڈن میں ہو جاوے = بھاولپور سے وزیر اعظم محمد مہدی خان صاحب نے وزارت سے استعفا دیدیا ہے = قاہرہ سے پختہ خبر آئی ہے کہ مصری فوج نے جو مہدی کاذب کے مقابلہ کے لئے گئی تھی مہدی کے آگے ہتھیار رکھدیئے ہیں = مہاراجہ اودیپور کے محل میں جو لڑکا پیدا ہوا تھا ولادت کے تھوڑی ہی دیر بعد فوت ہو گیا = حضور قیصر ہند نے جو ۱۴ فروری کو اسپیچ دی اسمیں فیصلہ مصر کا ذکر کیا گیا ہے = سوات سے خبر آئی ہے کہ رحمت اللہ خان رئیس مقام دیر اور اُنکے رقیب میاں گل پسر اخوند سوات سے پھر جنگ ہونے لگی ہے = لارڈ ڈفرن کی رائے ہے کہ یا تو مصر کو شریک کر لیا جاوے یا بیرونی شازشوں کے اندیشہ تک وہاں مستقل گورنمنٹ قایم رہے اور وہی فوج و پولیس اور عدالت کا قانون نافذ کرے = سیام کی طغیانی نے زراعت کو بڑا صدمہ پہنچایا ہے = منگیر کا ڈاکخانہ ڈاکوؤں نے لوٹ لیا = سلیم میں ایک سرکاری صندوق معہ خزانہ کے کوئی عیار اڑا لیگیا = بھاگلپور کے فساد کے متعلق پچاس ہندو اور مسلمان گرفتار ہوئے ہیں = امیر کابل جلال آباد میں بڑا دربار کرینگے = خیبر کے درہ کی بھی امیر کابل سیر فرماوینگے = قاف کی روسی فوج کے بہت سے افسر بغاوت کے جرم میں ماخوذ کئے گئے ہیں = جاپان میں ایک کالج حرفت و صنعت کاری کا جاری کیا گیا ہے = انبالہ اور لاہور کے ڈاک بنگلوں کو سرکار فروخت کرنا چاہتی ہے = پیگو کی پولیس نے ہفتہ گذشتہ میں ۳ ڈاکوؤں کو قتل کیا = اسکندریہ کے تازہ ترین فساد کے بانی البانیا اور گریٹ کی نووارد جماعت تھی = روس کی سازش سے سلطان روم معزول ہوا چاہتا ہے = کمال خان لٹیرے نے صاحب کمشنر بہادر پشاور کو لکھ بھیجا ہے کہ اگر آپ اپنے گھوڑے واپس لینا چاہتے ہو تو معقول قیمت بھیجدو = خدیو مصر کو اختیار دیا گیا ہے کہ تمام یورپ میں ایک شخص کو جسپر انکی طبیعت مایل ہو بطور بائی صلاحکار اپنے پاس رکھیں = نہر سویز پر ایک سلطنت کے لئے کھلی رہیگی اور تمام قسم کے جھگڑوں سے پاک تصور کیجاویگی = جہلم اور تلاگنگ کی دیسی فوجوں کی چھاونیاں تخفیف میں آگئیں = احاطہ مدراس کی کل آبادی ۳ کروڑ ۱۲ لاکھ آدمیوں کی ہے - ہندوستان کے تمام اسکولوں کے لئے ایک قانون شایع ہونے والا ہے = بھرت پور میں سلامی کی توپ چلاتے ہوئے ۳ گولہ انداز ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے = جرمنی و روس اور آسٹریا میں کھلم کھلا نفاق پیدا ہو گیا ہے = امریکہ کے ڈاکٹروں نے تجربہ کر لیا ہے کہ بلا ناغہ صبح و شام آدھا گلاس گرم پانی کے پینے سے ہرگز بیماری نہیں آتی ہے = کلکتہ میں ڈیڑھ لاکھ من نیل کی خرید و فروخت ہوئی ہے = نمایشگاہ کلکتہ میں ہندوستان کے زیورات کے نمونہ رکھے جاوینگے = عورتوں کے علاج کیواسطے جو ڈاکٹر عورتیں تعلیم پاکر آوینگی اُنکے فنڈ میں صرف بمبئی میں ۲۹ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے = خبر ہے کہ کشمیر کے انتظام میں بہت کچھ تغیر و تبدل ہوگا اور تمام قلمرو کے لئے ایک گورنر مقرر کیا جاویگا = قوم شنواری کے تمام باشندوں نے اتفاق کر کے امیر کابل سے بغاوت کر لی ہے = پٹنہ میں ایک اتحادی انجمن قایم ہوئی ہے = امریکہ میں برقی آلہ سے چور گرفتار کئے جاتے ہیں = سنا جاتا ہے کہ کورٹ فیس میں تخفیف ہونیکی تجویز درپیش ہے +

نور افشاں

اہل ہند کی رہبری

علم الٰہی کے بارے میں جو خیال بت پرست اقوام رکھتے ہیں ایک بزرگ کا قول ہے کہ وہ خدا کا غضب انسان کی تمام بدینی اور ناراستی پر جو کہ سچائی کو ناراستی سے روک دیتے ہیں آسمان سے ظاہر ہے کہ خدا کی بابت جو کچھ معلوم ہو سکتا ہے انمیں آشکارا ہے کیونکہ خدا نے اسکو اونپر آشکارا کیا ہے اسلئے کہ اسکی صفتیں جو دیکھنے میں نہیں آتیں یعنی اسکی ازلی قدرت اور خدائی دنیا کی پیدایش کے وقت سے خلقت کی چیزوں پر غور کرنے میں ایسی صاف معلوم ہوتیں کہ انکو کچھ بھی عذر نہیں ہے کیونکہ انہوں نے اگرچہ خدا کو پہچانا تو بھی خدائی کے لایق اسکی بزرگی اور شکرگذاری نہ کی بلکہ اپنے خیالوں میں بیہودہ ہو گئے اور اُن کے نافہم دل تاریک ہو گئے۔ وے اپکو دانا ٹھہرا کے نادان ہو گئے۔ اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی آدمی اور چڑیوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت سے بدل ڈالا ۔۔

مذکورہ بالا قول کے پڑھتے ہی دفعتاً دل میں خیال آتا ہے کہ کیا یہہ بزرگ اہل ہند کے بارے میں لکھ رہا ہے۔ اسقدر باریک بینی سے تصویر اُتاری ہے کہ اہل ہند کے حالات و خیالات کا مختصر مگر پورا اظہار کر دکھلایا ہے۔ بلاشبہ دنیا میں اہل ہند کی نسبت بہت کم قوموں نے خدا کی ہستی کی ماہیت کی دریافت میں چھان بین کی ہے۔ بہت کم اسقدر صداقت کے نزدیک پہونچی ہیں جیسا کہ اہل ہند پہونچے ہیں مگر جائے غور ہے کہ خدا کی ماہیت اور اسکی قدرت کو اسقدر جانکر اپنے دلوں کو بالکل تاریک کر دیا۔ اپنے خیالات کو تباہ کیا دانائی کا دم بھرتے بھرتے خدا کی عبادت کے طریق میں سخت جہالت ظاہر کی۔ سوائے اہل یہود اور مسیحیوں کے کسی قوم کو خدا کی نسبت اعلیٰ خیالات حاصل کرنے کے اسقدر موقع عنایت نہیں ہوئے جیسا کہ اہل ہند کو۔ کوئی قوم بلا امداد الہام صرف عقل کے رو سے اسقدر خدا کی ماہیت کو نہیں پہونچی جیسا کہ اہل ہند باریک بین تھے۔ گمنہ رس ادراک سے فیضیاب ہو کر نیک چلن اور خوش اخلاق اُستادوں اور رہبروں کا گو یہہ اُستاد اور رہبر سچے مذہب کی تعلیمات اور اخلاق کے مقابلہ میں ایسے تھے جیسا کہ آفتاب کے روبرو ایک ٹمٹماتا چراغ) نمونہ پاکر ایسی سخت نادانی میں مبتلا ہوئے کہ بجائے اسکے کہ روز مرہ ترقی کرتے جاتے تنزلی کی طرف راغب ہو گئے۔ خدا پرستی کے بجائے باطل پرستی اختیار کی۔ ذلیل کرنیوالی بت پرستی کے مغلوب ہوئے۔ اہل ہند کی نظم کو دیکھتے ہی انسان حیران ہوتا ہے بعض جگہ نہیں تو خدا کو اعلیٰ خطاب منسوب کئے گئے ہیں اور کہیں بیہودہ اور طفلی خیالات مندرج ہیں۔ ایک عبارت کو پڑھتے ہی زبان بیساختہ بول اُٹھتی ہے کہ یہہ پاکیزہ علم الٰہی کہانسے دستیاب ہوا۔ ذرا دوسری عبارت کو دیکھئے تو بیہودہ خیالات سراپا نقت انگیز ہیں کہ اس ایسی کوٹ کوٹ کر بھری ہے کہ مارے شرم کے منہ نہیں اُٹھتا نقصان وہ تاثیروں کا تو کیا ذکر جو انکے پڑھنے والوں پر ہوئی ہوگی۔ اب سوال لازم آتا ہے کہ ایسے اعلیٰ خیالات عقل کی باتیں اور پوچ اور بیہودہ خیالات اور بے سمجھی کی باتوں کی عجب یکجائی کا کیا سبب ہے کوئی باعث نظر نہیں آتا سوائے اسکے (جیسا کہ بزرگ مذکور کا قول ہے کہ اُنکے دلوں نے انکے خیالات اور فہموں کو گمگشتہ کر دیا جب کوئی قوم یا انسان اس امر کی پرواہ نہیں کرتا کہ خدا ایک پاک وجود ہے تب ہی وہ اپنے خیالات کے بموجب اپنا سا معبود اپنے لئے بنا لیتا ہے۔ اور اپنے دلکو بے لگام آزادی دیکر دین کا ایسا سلسلہ تجویز کرتا ہے اور اخلاق اور عبادت کے ایسے طریق نکالتا ہے کہ جس سے ہر ایک عقلمند اور غور کرنیوالا انسان نفرت کرتا ہے بت پرستی عقل کے برخلاف ہے ضمیر کے مخالف ہے۔ اور اخلاق کو مضر ہے۔ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ محض دنیاوی تعلیم بھی ایسے بیہودہ طریق عبادت پر ہر ایک انسان کے ایمان کو نیست و نابود کرتی جاتی ہے۔ اُس طریق پر عبادت کرنا جو اہل ہنود کے شاعروں اور اُستادوں نے نکالا ہے ہر ایک عاقل کے سامنے باطل اور دروغ ہے اور اسکی بطالت کا معدوم ثبوت اس عبادت کا طریق بیان ہے مگر جب کوئی اپنے آباؤ اجداد کے طریق عبادت اور دین پر ایمان چھوڑ دیتا ہے جبکہ کوئی اور شایستہ دین اس کی جگہہ میں موجود نہ ہو تو ایسے شخص کیلئے بہت سی آزمائشیں اور دہشتیں موجود ہو جاتی ہیں۔ اکثر اوقات انسان کی دینی ذات یا نیچر کا انکار اسکا نتیجہ ہوتا ہے۔ جو باطل دین پر ایمان لانے سے بھی بدتر ہے۔ جب کسی شخص کو کوئی مذہبی روک نہ ہو تو ہر ایک قسم کی روک اُس سے دور رہتی ہے اور کوئی اس امر کا اندازہ نہیں کر سکتا کہ اسکا دل اسکو کہاں تک گمراہ کرے جب تک کہ کسی دریا کے کنارے مضبوط ہوتے ہیں تب ہی تک پانی اپنی جگہہ پر قایم رہتا ہے لیکن اگر کنارے نہ ہوں تو اسکا نتیجہ بربادی اور ہلاکت ہوتا ہے۔ انسان بغیر دینی روک کے اُس دریا کی مانند ہے جسکے کنارے نہ ہوں۔ کچھ پتہ نہیں کہ اسکا رخ کدہر کو ہو۔ اسکا نفس اسکو کدھر کو بہا لیجائے اور آخر ش اسکا انجام کیا ہو۔ پختہ دینی ایمان انسان کے لئے بچاؤ ہو سکتا ہے اور اُس قوم کی حالت نہایت ہی خراب و افسوسناک ہوگی جسکا کوئی دین نہ ہو۔ یہہ قوم ملحدوں یا دہریوں کا مجمع ہوگا۔ یہہ امر اظہر من الشمس ہے کہ ہمارے نوجوان اہل ہند کی راہ میں بہت سے پوشیدہ گڑھے ہیں۔ مغربی شایستگی اور تعلیم انکے خیالات کا رو کو بدلتی جاتی ہے طبیعت کی آزادی زور پکڑتی جاتی ہے۔ اپنی مرضی کے مطابق خیال کرنا اور اُسپر عمل کرنا جدید اہل ہند کا سبق ہو رہا ہے مگر یاد رہے کہ ایسی آزادی کا نتیجہ بعض وقت بڑا ہوتا ہے اگر انسان کا دل راستی کیطرف مایل نہ ہو اور ایک پایدار گرفت میں نہ ہو۔ اس حالت میں اہل ہند کی رہبری کے لئے ایک سچا اور پایدار رہبر ہونا چاہئے ایک ایسا جہاز ران ہونا چاہئے کہ اہل ہند کی کشتی کو طوفان اور ہزارہا دہشتوں سے بچانے اور راہ راست کی طرف لیجانے کے قابل ہو۔ انسانی عقل ایسی رہبری کے لایق نہیں ہے کیونکہ انسان کا دل بسا اوقات اسکی عقل کے قابو میں نہیں رہتا ہے اپنی مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے۔ بیشک علم ایک مفید نقشہ ہے مگر ایک نقشہ کسی زندہ طاقت کے بغیر جہاز کی رہبری نہیں کر سکتا ہے۔ صرف ایک ہی طاقت ہے جو رہبری کے لایق ہو اور وہ سچا دین ہے یا یوں کہیں کہ ضرور ہے کہ خدا کی نسبت انسان کو سچا علم ہو اسکی مرضی دریافت کر سکو ہمیں





امیر کابل

امیر کابل کے داخلہ جلال آباد کی سرکاری طور پر رپوٹ ہوئی ہے۔ رپوٹ میں بیان ہوا ہے کہ امیر صاحب کابل سے موسم سرما میں جس وقت روانہ ہوئے جبکہ دار ریاست میں سب طرح سے خاموشی کی حالت تھی۔ انکی غیر حاضری میں کئی قسم کے فتور کی خبریں آئی ہیں جلال آباد میں انکی موجودگی کی اشد ضرورت تھی۔ ہر چند کہ میدان کنار میں انکی فوج کو فتح نصیب ہوئی لیکن شنواری فرقے خونی خبریں سناتے تھے اور حکام افغانستان کا تعلقہ کرنیکو یہہ فرقے آمادہ تھے۔ امیر صاحب کے داخل ہوتے ہی فتور دور ہوا جرگوں کے غرغنہ منسوب ہو ہیں کہ گو عبد الرحمان خان کا سد راہی میں شامل کریں لیکن آمادہ ہونے میں تو قطعی کام گرگزرتے ہیں۔

ہمنے ابتک یہہ نہیں سنا ہے کہ امیر کابل کے ہمراہ کسقدر فوج ہے۔ الا ظن غالب ہے کہ زبردست اور تعداد میں کافی فوج ہمراہ ہوگی تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے ہمنے لکھا تھا کہ خان لالپورہ کی حالت بہت خوفناک ہے کیونکہ امیر صاحب کی خواہش ہے کہ ہند کے راستہ سے دورہ کریں مگر جلد از کابل کے ایجنٹوں کی سازشوں کا انجام نظر آجائیگا۔ ڈھاکہ کے ملک سے اُس مقام پہ جہاں دریائے کابل پایاب ہے تا بودنا ہے۔ یہاں سے لالپورہ کی گذرگاہ ہو کر راستہ ہے۔ بیشک امیر عبد الرحمان خان ایک زمانہ تک اس تردد میں رہینگے جسکو ہمارے ایجنٹوں نے درست کیا تھا۔ کچھ عجب نہیں ہے کہ جو ڈھاکہ میں بڑا دربار کریں اور آفریدی۔ شنواری۔ ککوانی۔ مہمند وغیرہ فرقوں کے لوگ طلب ہوں۔ اور نیم آزاد فرقے جو ہماری شمالی و مغربی سرحد پر ہیں شاید انپر امیر اپنی حکومت ظاہر کریں مگر ہمیں پولیٹکل پیچیدگیاں انکی اس وجہ سے کہ کوئی مقامی جرگوں کو گورنمنٹ ہند مدد و خرچ دیتی ہے۔ لیکن انگریزی ایجنٹ کرنیل افضل خان امیر کے ساتھ ہیں یہہ امید نہیں ہے کہ کچھ گھبراہٹ سے کام کریں۔

یہہ جو اخبار میں شائع ہوا تھا کہ موسم بہار میں امیر کابل ہندوستان آوینگے سو غلط ہے۔

دورۂ حکام

دورۂ حکام کی نسبت جو آجکل اخباروں میں اعتراض کئے جاتے ہیں اگر دورۂ حکام کے اصلی اغراض پر نظر کیجائے تو اعتراض نہایت ہی خفیف معلوم ہونگے۔ انتظامی حالتوں میں دورۂ حکام سے جو عمدگی پیدا ہوتی ہے اُس سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا۔ حکام جب مفصلات کو جاتے ہیں تو انکو ملک کی کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ اور اُسکے مطابق وہ نظم و نسق کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ بسا اوقات رعایا کو اکثر موقعی شکایتیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ دورہ ہی میں رفع ہوسکتی ہیں اور یہہ تو ظاہر ہے کہ جب افسر ملک کے تمام کیفیات سے واقف ہے تو وہ عمدہ انتظام بھی کرسکتا ہے۔ فی الحال جو حکام دورہ کرتے ہیں وہ ضرور مندرجہ ذیل کاموں کو دیکھتے ہیں۔ مالی کاغذات کی جانچ۔ دیہاتی سکولونکا معاینہ۔ حسابات تقاوی کی جانچ۔ ماتحت عدالتونکی کارروائی۔ لائسنس کے نقشوں کا ملاحظہ۔

گو تسلیم کیا جاتا ہے کہ یہہ ادنی جزوی کام ہیں مگر ملکی نظم و نسق کی بہت کچھ ناموری انہیں کاموں پر منحصر ہے۔ بس اگر دورہ کا انتظام جاتا رہے تو اور بھی خرابیاں پیدا ہونگی۔ رہا یہہ امر کہ رعایا پر ایسے دورے سے مصیبت اور دقت پڑتی ہے اور سخت پریشان اور حیران ہوتے ہیں گو اسمیں مبالغہ ہی کیوں نہ ہو تاہم افسران دورہ کی تھوڑی توجہ سے یہہ شکایتیں بھی رفع ہوسکتی ہیں۔ دورہ والے افسر اپنے ماتحتوں پر کامل نگرانی رکھیں جنکی ذات سے ایسی شکایتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ہمکو یقین ہے کہ معترض صاحبان ان باتوں پر غور کرکے آئندہ کو اعتراض سے اپنے اخبارات کے کالمونکو سیاہ نکیا کرینگے۔

معاملات مصر

صاحب اخبار عام اپنے پرچہ مطبوعہ ۱۷ فروری میں فرماتے ہیں کہ نئی تجاویز دربارہ مصر آئندہ انتظام کے جو انگلستان نے سلاطین یورپ کی منظوری کے لئے پیش کی ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱- مصر کی دیسی اور پردیسی رعایا پر یکساں مساوی قابو کیا جاویگا۔

۲- ایک سال تک مصر کی عدالتوں کی سرپرستی تمام یورپ کے مشترکہ انتظام میں رہیگی جو اس عرصہ میں تمام قسم کی بد اعتدالیوں کا انتظام کریگا اور اُسکے بعد تمام کام مصر کے نہایت مضبوط۔ معتبر اور چیدہ جماعت ججان کے بالکل سپرد کیا جاویگا۔

۳- علاوہ ملکی فوج اور پولیس کے ایک جماعت جنگی فوج کی تعینات کیجاویگی جنکی افسری پہلے کچھ عرصہ کے لئے جو نہایت محدود ہوگا انگلستان کے افسروں کے زیر تحت رہیگی جو کل ضروری صلاحوں کا خاطر خواہ بیچ بوکر اور انکی روئیدگی کا سب دلخواہ انتظام کرکر بالکل علیحدہ ہوجاوینگے۔

۴- نہر سویز ہر کسی کے لئے کھلی رہیگی اور تمام قسم کے جھگڑوں سے پاک سمجھی جاویگی۔ کوئی جنگی جہاز ایام جنگ میں اس نہر میں پناہ نہیں لے سکیگا اور نہ انکی گذرگاہوں میں زیادہ عرصہ تک مقیم رہ سکیگا۔

۵- خدیو مصر کو اختیار دیا گیا ہے کہ تمام یورپ میں ایک شخص کو جسپر انکی طبیعت مایل ہو اپنے پاس بطور مالی صلاحکار مقیم رکھیں اور خدیو نے یہہ عہدہ انگلستان کے سر آکلنڈ کالون صاحب کو دینا پسند کیا ہے۔ اس موقعہ پر نہایت صاف اور سیدھے الفاظ میں لکھا گیا ہے کہ اس عہدیدار کے اختیارات ویسے ہی محدود ہونگے جیسے کہ دیگر ملازمان گورنمنٹ مصر کے ہونگے اور گرچہ انگلستان خدیو کی اس خواہش کو نہایت فخر سے منظور کرتا ہے لیکن خدیو کو پورا پورا اختیار ہے کہ جب چاہیں صاحب موصوف کو فوراً برخاست کردیں اور جسکو چاہیں بیشک بجائے اُن کے مقرر کرلیں۔ اس امر میں اُنسے کوئی باز پرس نہوگی۔

۶- ملکی انتظام میں خدیو مصر کو صلاح و مشورت دینے کے لئے بارہ وزیروں کی ایک جماعت مقرر کیجاویگی۔ نیز چودہ ممبر کی ایک قانونی کونسل نصف جنمیں سے خدیو کی مرضی سے انتخاب کئے جاوینگے اور نصف رعایا کی مرضی سے چنے جاوینگے علاوہ کے

عہدہ کے پاس جو الیس لایق اور جدید ممبروں کی ایک علیحدہ کونسل ہوگی جو سوالات اہم کے پیش آنے پر صلاح و مشورت سے انکو خاص مدد دیگی +

یہہ تجاویز ہیں کہ جنپر سوائے فرانس اور روم کے یورپ کی تمام سلاطین نے خوشی سے صاد کیا ہی اور جنکو عمل میں لانے پر انگلستان کمر بستہ ہو گیا ہی۔ سلطان روم کی حجت یہہ ہی کہ ان تجاویز سے الکا مصر پر کوئی اختیار نہیں رہا۔ اور فرانس کا یہہ حجت ہی کہ مجھے اسکے انتظام میں کوئی نمایاں حصہ کیوں نہیں دیا گیا لیکن تمام یورپ میں ایک بھی طاقت نہیں ہی جو ان دونوں میں سے ایک کے ساتھ ہمدردی کرنا چاہتی ہو +

مراسلات

آریا سماج

فی زمانہ نئے طریقوں یا جدید مذاہب میں سے آریہ سماج بھی ہی جو وید کی مرمت یا ترمیم نہیں تو ہمیں شک نہیں کہ وید کے جدید معنے کر رہا ہی اور ہندو متلاشیوں کو جو اپنی جگہہ پر نہیں رہے ہیں **صداقت** کی منزل سے کئی درجہ ورے روکنے چاہتا ہی۔ اسکے اصول وش اپکارک اخبار ۱۰ فروری ۱۸۸۳ء میں جو مذاس ترجمہ نے (۱۰ اصول) درج کئے ہیں ان اصولوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ کچھ تو خدا تعالی کی ہستی اور صفات پر مبنی ہیں اور کئی ایک اخلاقی امور کے بیان میں ہیں جنمیں ہم کو کلام نہیں ہی لیکن اصول چہارم و **حقیقت** کے اختیار کرنے اور غیر **حقیقت** کے چھوڑنے میں ہمیشہ آمادہ رہنا چاہئے) میں ہم کو کلام ہی نہ اس وجہ سے کہ یہہ اصول بذاتہ غلط بنیاد پر قایم کیا گیا کیونکہ اسمیں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہی کہ یہہ اصول عمدہ اور اپنا برجستہ ہی کہ جو لوگ نئی تہذیب اور شایستگی کا دعوی کرتے ہیں وہ فوراً انکو بغیر تامل کے قبول کرینگے بلکہ اعتراض یہہ ہی کہ اصول سوم میں وید کو مقدم لکھا ہی اور اُسکی ترویج کو ہی عین فرض قایم کیا ہی پھر اس اصول چہارم کے کیا معنے ہیں۔ اگر بغور مطالعہ کریں تو سوم و چہارم اصول کو باہم ملانے کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ وید میں سے حقیقتوں کو اختیار کرلیں اور غیر حقیقتوں کو ترک کر دیں۔ اگر یہی مطلب ہی تو ان اصول پر نظر ثانی کی ضرورت ہی کیونکہ مطلب صاف ظاہر نہیں ہوتا۔ اور اگر یہہ مطلب ہی کہ حقیقتیں اور صداقتیں جہاں سے مل سکیں اختیار کرنی چاہئے اور پھر بھی وید کے احاطہ کے اندر ہی گھومنا چاہئے تو یہہ ایک دھوکھا ہی کیونکہ شایستہ اور محقق گروہ کو یہہ دکھلاتا ہی کہ دیکھو ہمارے اصول کی عمدگی لیکن در پردہ یہہ بات ہی کہ غیر کی تعلیمات کو ویدکی تعلیمات ظاہر کرنا اور لوگوں پر ظاہر کرنا کہ جو عمدگی اور **صداقت** تم دیگر طریق میں دکھلاتے ہو وہ ہمارے وید میں پہلے سے موجود ہی لوگ جانتے نہیں کہ وید کی کیا تعلیم ہی اسواسطے اُسکے افضل ماننے میں مخرض ہیں۔ **اے آریا بھائیو** ہٹ دھرمی چھوڑ دو اور صداقت کی تلاش کرو جو سات پردہ کے اندر چھپائی ہوئی ظاہر ہوتی ہی۔ بے خوف وخطر قایم و مضبوط ہی۔ ابتدائے زمانہ سے اسکا امتحان ہوتا چلا آیا ہر طرح کی آزمائش و تفتیش میں ثابت رہی۔ باوجود مخالفتوں اور عداوتوں کے چمکتی ہی جسقدر اُسکا امتحان ہوتا گیا اُسیقدر اپنی سچائی میں بڑھتی گئی اور ہر مقابلہ میں کھڑی رہے +

کیا یہہ دیانت اور امانت کی بات ہی کہ غیر کی صداقتوں کو وید کا لباس پہنا کر ظاہر کیا جاوے۔ وید اپنی جگہہ ہی اور سچی **صداقت** اپنی جگہہ ہی۔ اگر آپ کی صرف یہہ خواہش ہو کہ **صداقت** مل جاوے تو وہ دور نہیں ہی لیکن اگر دل میں یہہ ہو کہ **صداقت** دریافت کرکے ویدکے ذریعہ سے ظاہر کی جاوے تو اُمید نہیں کہ کبھی صداقت کے شیریں چشمہ تک پہونچو۔ خود بھٹکتے رہوگے اور آیندہ نسلوں کے واسطے مشکلات کو زیادہ کر جاؤگے جسکی جوابدہی آپ پر ہی کیونکہ نہ صرف خود فریب کھایا بلکہ اوروں کے واسطے فریب کا جال پھیلایا اور فریب خوردہ و فریب دہندہ کا لقب پایا۔ جسطرح تم وید کے معنے کرتے ہو اسطرح کبھی کسی عالم وید نے نہیں کئے نہ تو پچھلے زمانہ میں نہ آجکل۔ معلوم ہوتا ہی کہ تم وید کا وہ مطلب بیان کرتے ہو جو مصنفان وید کا بھی نہ تھا بس انصاف کرو اور تعصب کی عینک کو اوتار کر راستی کی تلاش کرو تاکہ تحقیق کی سڑک پر قدم رکھکے منزل مقصود تک پہونچ جاؤ۔ جو طریقہ تم نے اختیار کیا ہی اُس سے صرف اوقات گذاری ہو سکتی ہی بقول ایک مشہور شاعر کے۔ ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی کین رہ کہ تو میروی بترکستان است +

یاد رکھو ہم تمہارے رسالہ کو بغور دیکھیں گے اور حتی المقدور ریمارک کرتے جاوینگے بہتر ہی کہ آپ بھی ان ریمارک پر غور کرتے رہیں +

راقم اخبار دیکھا ناظر۔

چندرا بائی اہلیہ مسٹر ڈگمبر بی۔اے کا انتقال

صاحب ایڈیٹر نورافشاں۔

تسلیم۔ از راہ الطاف یہہ چند سطریں درج اخبار فرمائیگا میں نہایت ممنون و احسان ہونگا +

مسز چندرا بائی پادری بابا پدمنجی صاحب کی صاحبزادی ہیں انکا عقد نومبر ۱۸۸۱ء کے آخر میں کاروار کے ہائی اسکول کے اسسٹنٹ ماسٹر مسٹر ڈگمبر بی۔اے کے ساتھ ہوا تھا گذشتہ مہینے میں چندرا بائی کو لڑکا تولد ہوتے ہی سخت بخار آیا۔ مسٹر ڈگمبر نے کاروار سے بنام مسٹر بابا کے تار کیا مسٹر بابا فوراً اگن بوٹ میں سوار ہو کے کاروار جا پہنچے۔ گو مسٹر بابا نے بہتیری تدبیریں کیں مگر ایک کارگر نہوئی۔ آخر کار چندرا بائی اس فانی دنیا کو چھوڑ کے اپنے خداوند مسیح کی گود میں جا بیٹھیں +

مسٹر بابا نے چندرا بائی کی زندگی کا مختصر حال اپنے ماہواری رسالہ صحت وادی میں لکھا ہی اور کاروار کے مسٹر بنجمین (یہہ صاحب ہنوز بنی اسرائیل ہیں) نے اپنے ایک بنی اسرائیلی دوست کو بطور خانگی چانل ابائی کا حال لکھا تھا انہوں نے

بنی اسرائیل نام اخبار (یہہ اخبار بنی اسرائیلوں کی جانب سے مرہٹی میں ہفتہ وار بمبئی میں شایع ہوتا ہی) میں چھپوایا - ایک ہی عورت کی بحث کے لکھنے والے دو مختلف شخص ہیں - ایک باپ جسنے اپنی پیاری بیٹی کی موت کا حال نہایت سنجیدگی اور صبر کے ساتھ بلا مبالغہ لکھا اور دوسرا غیر ملن صاحب کا جنٹلمین جو ۲۳ مہینے تک مسٹر ڈگمبر کے ہمسایہ میں رہکے چندرا بائی کی مسیحی چال کو نہایت غور کے ساتھ دیکھتا رہا - دونوں آرٹیکلوں سے مختصر چندرا بائی کا حال ہم انتخاب کرتے ہیں - چونکہ یہہ دونوں آرٹیکل ایسے دلچسپ ہیں کہ جس سے خاندان کے مالک اور مسیحی جوان بیبیوں کو ازبس فایدہ ہوگا +

٥٣ مسٹر پابا لکھتے ہیں کہ لڑکا تولد ہونے کے بعد ۱۹ روز تک چندرا بائی زندہ رہکے جنوری کی ۱۰ تاریخ کو انتقال کر گئیں گو چندرا بائی تپ اور زچگی کے سبب کمزور ہوگئی تھیں باایں ہمہ موت کے ایک روز پہلے تک گفتگو میں فرق نہ آیا - بخار شدت سے بڑھنے کے سبب زبان میں لکنت بھی آجاتی تھی ہم انکے پاس بیٹھکے پیارے خداوند یسوع کے اقوال یاد دلواتے تھے اور مختصر دعا بھی مانگا کرتے تھے جس سے انکے دلکو اطمینان ہوتا تھا - دعا اور خداوند یسوع مسیح کے اقوال سننے سے انکا دل بہت خوش ہوتا تھا بشرہ پر ملائمت بھی جھلکتی تھی وہ نہ موت سے ڈرتی تھیں نہ اس درد سے کڑکڑاتی تھیں ،، پھر آپ لکھتے ہیں کہ ،، ایک وقت چندرا بائی نہایت صبر اور اطمینان سے کہنے لگیں کہ ،، اب مجھے زیست کی توقع نہیں ،، باایں ہمہ انکے چہرہ پر کچھ ملال نہ تھا - مرنے کے کئی رات پہلے تخمیناً رات کے دو بجے گھر کی ماما کی پرچھائی سے ڈرکے بہت زور سے چلائیں اور بدن کانپنے لگا اور فوراً سخت تپ چڑھ آئی - تھوڑی دیر بعد طبیعت کی پریشانی دفعہ ہوگئی جیسے پانی

+ مسٹر ڈگمبر نے مجھے لکھا کہ جب میری اہلیہ زندگی سے مایوس ہوئیں انکی خالہ رونے لگیں - انہوں نے کہا خالہ خالہ تم کیوں روتی ہو یوحنا کا ۱۴ باب کی [illegible] آیتیں پڑھو - میں خداوند کے پاس جاتی ہوں وہاں پھر تم مجھے دیکھو گی +

مانگا ہمنے دینا مناسب نہ جانا - کچھ دیر تک چپکے لیٹی رہیں اور یہہ گیت گایا ،، وہ جگہہ دن سے بھی زیادہ روشن ہی وہ صرف ایمان سے دکھلائی دیتی ہی - اُدھر آبادی کثرت سے ہی - خدا اُدھر ہمیں اپنے ہاتھوں سے لیگا الخ ،، (دیکھو سکرڈ سونگس اینڈ سولوز نمبر ۹) مسٹر پابا لکھتے ہیں کہ چندرا بائی نے جو گیت گایا اتنا صاف اتنا صحیح اتنا خوش الحان اور اتنا موثر تھا کہ سابق میں ہمنے انکو ایسے سنجیدگی کے ساتھ گیت گاتے کبھی نہیں دیکھا - اسوقت کوٹھری کی نمایش بھی بہت ہی موثر ہوگئی تھی - گو نقاہت کے سبب چندرا بائی کو بولنے کی تاب نہ تھی مگر ٹھیک آدھی رات کو جب گیت گانے لگیں تو یہہ ہی خیال آتا رہا کہ گویا فردوس سے گویا فرشتہ وارد ہوکے بلند سُر سے گیت گا رہا ہے - اسوقت مریضہ کی کوٹھری بھی بھلی اور سہاونی نظر آتی تھی +

٥٤ دوسرے روز مرض نے غلبہ کیا ہم اُن کے پاس بیٹھکے دعا مانگا کرتے تھے - ہمنے چندرا بائی کو پیارے منجی پال خداوند یسوع کے حوالہ کر دی - ہمکو معلوم نہ تھا کہ اسی رات کو چندرا بائی کی زندگی کا خاتمہ ہوگا چونکہ شدت مرض میں تخفیف ہوگئی تھی اور اچھے آثار نظر آنے لگے تھے - لیکن انہوں نے جو گیت لازوال خوشی کے ملک کی نسبت گایا تھا خداوند کا ارادہ یہہ ہی تھا کہ اس تکلیف اور درد سے چھڑا کے اس ملک میں لیجا کے رکھے - رات کے دس بجے چندرا بائی کی روح اس جسمانی پنجرہ سے نکلکے لازوال شانتی کے ملک میں چلی گئی ،، انکو سکرات کی بھی اصلا تکلیف نہوئی تھی - دوسرے روز غیر ملن صاحب کے لوگ کثرت سے ہمارے گھر جمع ہوئے تھے - ہمنے مرثیے میں بائبل پڑھی - وعظ کیا اور دعا مانگی - ریورنڈ مسٹر کاشا (گورنمنٹ ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں) اور انکی اہلیہ نے کنڑی زبان میں نہایت خوش الحانی سے گیت گایا - مسٹر پابا لکھتے ہیں کہ چندرا بائی کا فانی جسم قیامت تک کاروار کے سمندر کی ریتیلی زمین سے پھر نہ اٹھیگا +

٥٥ پھر آپ لکھتے ہیں کہ چندرا بائی کی رحلت سے گو ہمکو اور انکی احباب کو سخت ملال ہوا ہی مگر ہمکو پورا اطمینان صرف اسلئے ہی کہ اب چندرا بائی خداوند یسوع مسیح کے پاس ہی +

٥٦ پھر آپ لکھتے ہیں کہ ہم نے اپنی پیاری بیٹی کو بچپن میں مذہبی تعلیم دی تھی - وہ بائبل سے بخوبی واقف تھی - اُسنے عیسائی مذہب کے متعلق بہت سی کتابیں پڑھی تھیں انہوں نے کاروار میں ایک سنڈے اسکول قایم کی تھی - دیسی غیر مذہب کے لوگ اور عیسائی اُنپر محبت کرتے تھے انکا مزاج متحمل اور حلیم تھا - چندرا بائی کی ملایم زندگی پر خانہ داری کے اہتمام کا بھاری بوجھ پڑا تھا جب انکی والدہ دو چھوٹے بھائی اور دو چھوٹی بہنوں کو چھوڑ کے انتقال کر گئیں اُسوقت انکی عمر گیارہ برس کی تھی اور ایک بہن صرف دو مہینے کی تھی - مگر انہوں نے بھائی بہنوں کی حفاظت مثل ایک مہربان ماں کے کی - گو انکی زندگی دکھ رنج اور محنت سے شروع ہوئی مگر ہر وقت وہ خوش باش رہا کرتی تھیں چونکہ خدا کا فضل اور خداوند یسوع مسیح کی محبت یہہ انکی زندگی کا چشمہ تھا - وہ تنہا رہنا مطلق پسند نہ کرتی تھیں - وہ زیور کی بھی شایق نہ تھیں وہ کاروار کے مدرسہ تعلیم النسواں کی ممبر تھیں - ولایت میں نام مستورات کی کمیٹی ہی اسکی بھی وہ ممبر تھیں +

٥٧ مسٹر شمین لکھتے ہیں کہ چندرا بائی مسس ڈگمبر کے انتقال سے ہم لوگونکو نہایت صدمہ ہوا - اس بائی نے ایک مختصر مدت میں کاروار کو اپنا مرہون احسان بنالیا ہی - انکے مزاج میں محبت کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی تھی - نیک خصلتیں ہونے کے سبب کاروار کے لوگ انکا نام بڑی عزت کے ساتھ لیتے تھے - وہ مذہبی قانون کی بڑی پابند تھیں اس سبب سے لوگوں کے دل انکی طرف کھنچے جاتے تھے - مزاج میں جو تھا فخر نہ تھا - چندرا بائی میں ایک عمدہ صفت یہہ بھی تھی کہ انکو اپنا مذہب پھیلانیکا کمال شوق تھا - اگرچہ کہ مزاج میں سخت تعصب تھا مگر اچھی خصلتوں نے یہہ عیب ڈھانپ رکھا تھا مسٹر ڈگمبر اور چندرا بائی کے درمیان میں کمال محبت تھی -

ہیں کچھ شک نہیں کہ چند ایامی جوان عورتوں کے لئے ایک اچھا نمونہ تھیں + راقم

حسام الدین از بمبئی

سرکاری خبریں

بتاریخ ۱۰ فروری ۱۸۸۳ء جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب وغیرہ گورداسپور میں رونق افروز ہوئے اور وہاں نواب مخلص الیہ بہادر نے ڈسٹرکٹ سکول اور شفاخانہ کا ملاحظہ فرمایا۔ اس مقام پر مجلس انسداد تشدد حیوانات نے جو حال میں جاری میں قائم ہوئی ہے نواب معظم الیہ بہادر کے حضور میں ایک عرضداشت پیش کی جسمیں اہالیان مجلس نے بیان کیا کہ اگرچہ مجلس انسداد تشدد حیوانات کے لئے ہر طرح سے کوشش کر رہی ہے لیکن گورنمنٹ کی جانب سے ایک ایسے قانون کے جاری ہونیکی ضرورت ہے جس سے واجبی طور پر مویشیوں کے تشدد کا انسداد ہو جاوے۔ اسکے جواب میں نواب مخلص الیہ بہادر نے فرمایا کہ قوانین مروجہ حال ایسی ضروریات کو اکتفا کرتے ہیں اور یہہ فرمایا کہ دفعہ ۳۴ ایکٹ پولیس میں کسی جانور کو بیرحمی سے مارنے یا بدسلوکی کرنے یا عذاب پہونچانے کی ممانعت ہے اور یہہ دفعہ قریباً تمام قصبات ملک پنجاب میں معہ شہالہ کے نافذ ہے لیکن ایسے مقامات میں جہاں کوئی مجسٹریٹ تعینات ہو اس دفعہ کو نافذ کرنا مشکل ہے کیونکہ اس صورت میں اُن اشخاص کو جو خفیف جرایم میں گرفتار ہونگے بہت دقت اُٹھانی پڑیگی۔ دیگر یہہ کہ حسب دفعہ ۳۰ ایکٹ سوم ۱۸۶۹ء جانوروں یا پرندوں کو لڑانے اور قمار بازی کرنے کی ممانعت ہے اور یہہ ایکٹ قریباً تمام قصبات پنجاب میں معہ شہالہ کے رائج ہے۔ نیز یہہ کہ ایکٹ دربارہ انسداد امراض بد کنار و وبائی مصدرہ ۱۸۶۹ء بھی چند اضلاع و چھاونیاں میں نافذ ہے اور اُسکے رو سے کوئی شخص جو بیمار گھوڑے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجائے مستوجب سزا کا ہوتا ہے۔ اور قواعد زیر ایکٹ گاڑی بار کرایہ یعنی ایکٹ چہارم ۱۸۷۹ء کے رو سے گھوڑوں سے محنتی کرنے یا انکو زیادہ دوڑانے یا زیادہ لادنے یا بیرحمی سے پیش آنے کی ممانعت ہے اور اسمیں یہہ بھی ذکر ہے کہ کتنا بوجھ ایک گاڑی پر لادنا چاہئے یہہ قواعد چھاونیاں و حدود میونسپل کمیٹیاں میں رائج ہیں اخیر میں نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے فرمایا کہ گو ایسی حالت میں اسبارہ میں کسی نئے قانون کے مرتب کئے جانے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی تاہم نواب مخلص الیہ بہادر سوسائٹی کی کارروائی کے نتیجہ کو نظر ہمدردی سے دیکھیں گے +

اخبارات تار برقی

قاہرہ ۱۱ فروری۔ پریوی کونسل خدیو نے لارڈ ڈفرن کی مجوزہ باقی تجاویز کو منظور کیا جسمیں از سرنو انتظام مصر کا ذکر ہے ممکن ہے کہ ان شرائط میں قبل از نفاذ کسیقدر ترمیم ہوگی +

پیرس ۱۲ فروری۔ جلسۂ ارکین سلطنت نے مسودہ قانون اخراج خاندان شاہی کو نامنظور کیا۔ ازاں بعد جلسہ نے یہہ قانون پاس کیا کہ جو شاہزادے امور مملکت میں رخنہ اندازی کرتے ہوں تحقیقات کرکے نکالدئے جاویں۔ شاہزادہ جیروم نپولین بغرض ملاقات شہنشاہ بیگم یوجنی انگلستان گئے ہیں +

پیرس ۱۳ فروری۔ ایم فیلور کے جلسۂ وزرا نے استعفا دیا +

لنڈن ۱۳ فروری۔ رومانیا نے کانفرنس ڈینیوب میں شریک ہونے سے انکار کیا۔ جہاز پرنس نہر سویز میں ہو کر گذر النڈن جاتا ہے۔ جنرل ہنری ہارنس نے قضا کی +

لنڈن ۱۳ فروری۔ اخبار ٹائمس میں قاہرہ کی تاربرقی درج ہے کہ مصری فوج نے مہدی کاذب کے آگے ہتھیار رکھدئے ہیں۔ اخبار مذکور کا بیان ہے کہ کارنل ہکس نے قضا کی۔ اور ہیرڈ و دیگر سرجن نے قضا کی +

قاہرہ ۱۳ فروری۔ کرنل سٹوارٹ اس خبر کی تصدیق کرتے ہیں کہ مصری فوج نے مہدی کے آگے ہتھیار رکھدئے +

پیرس ۱۴ فروری۔ فرانس کے اگنبوٹ کو مدیگاسکر جانیکا حکم ملا +

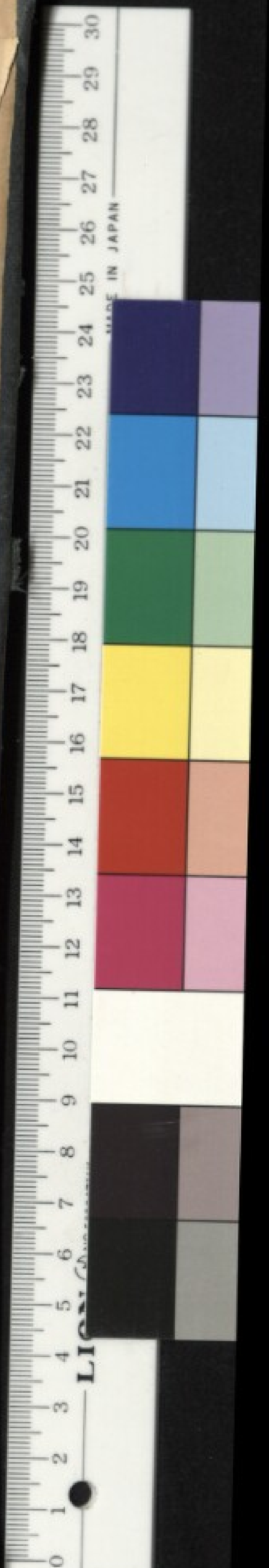
لنڈن ۱۵ فروری۔ افتتاح پارلیمنٹ کے وقت جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند نے تخت سے اسپیچ دی اسمیں فیصلہ مصر کا ذکر کیا اور بیان ہے کہ جنوبی افریقہ میں امن وامان ہے اور آیرلینڈ کی حالت سنبھل گئی مگر ابھی نگرانی ایرلینڈ کی حاجت ہے اسلئے کہ وہاں خفیہ سوسائٹیاں کارروائی کرتی ہیں + وعدہ ہوا ہے کہ مسودات قانون جاری ہونگے۔ قانون فوجداری اور قانون عدالت ہائے مرافعہ فوجداری مقدمات اور قانون انسداد بدعنوانی اور قانون لنڈن میونسپل کمیٹی اور قانون حقوق مزارعان انگلستان اور اسکاٹلینڈ اور قانون کورٹ برائے بنکرپٹسی اور قانون اہل ویلز اور اسکاٹش یونیورسٹی وغیرہ نافذ ہونگے۔ اسکا کچھ ذکر نہیں ہوا کہ حق قوانین کی نسبت تصدیق ہوگی کہ اسکے لیے کوئی مسودہ قانون نافذ ہوگا۔ لیکن شاید اسکی نسبت عنقریب کوئی قانون نہیں ہوگا +

لنڈن ۱۵ فروری۔ اخبار ٹائمس نے جو کارنل ہکس نے قضا کرنیکا ذکر کیا سو غلط تھا +

کلکتہ ۱۶ فروری۔ مہارانا اودیپور کے محل میں جو لڑکا پیدا ہوا تھا ولادت کے تھوڑی ہی دیر بعد فوت ہوگیا +

لنڈن ۱۵ فروری۔ آج شاہی کمیشن کے ذریعہ افتتاح پارلیمنٹ ہوا۔ لارڈ چانسلر نے ہوس کو ملکہ معظمہ کی اسپیچ پڑھکر سنائی مضمون یہہ تھا کہ تمام شاہان ممالک غیر سے میرا دوستانہ تعلق ہے مصر میں امن وامان ہوگیا ہے جہاں خدیو نے سرگروہان غدر سے بہت کچھ ترحم کا برتاؤ کیا۔ معہذا میری فوج اسیقدر واپس بلائی جاویگی جسقدر جلد احتیاطاً یہہ کارروائی ہوسکتی ہے۔ مصری گورنمنٹ کا پھر قایم ہونا اور انتظام جدید معاملات باہتمام خدیو کسیقدر انجام پاتا ہے۔ میری یہی کوشش ہوگی کہ امن وامان قایم رہے +

میں نے اپنا وعدہ پورا کیا کہ سلطان اور شاہان اعظم کے ملاحظہ میں مناسب تجویز انتظام بغرض استحکام گورنمنٹ خدیو کے پیش کروں



تاکہ اہل مصر کو فلاح اور سرسبزی اور نہر سویز کو حفاظت نصیب ہو اور مشرق میں امن قایم رہے۔ مجھے اُمید قوی ہے کہ میری کوششوں کو دیگر ممالک پسند کرینگے +

آجکل شاہان اعظم کی طرف سے لنڈن میں کانفرنس اس غرض سے جمع ہوئی کہ آزادانہ بحری آمد و رفت ڈنیوب کی کیا تدبیریں عمل میں آئیں۔ سیسٹیو جو اپنی عملداری کی طرف واپس گیا ہو اُس سے مجھے اُمید ہو کہ زولینڈ میں امن رہے اور نٹال سے دوستانہ تعلق قایم رہے۔ میں یہہ دیکھکر خوش ہوں کہ ایرلنڈ کی حالت سنبھلتی جاتی ہو اور بہت سے فتور دور ہو گئے ہیں اور سب جگہہ قانونی لحاظ و پاس رکھا جاتا ہو۔ تاہم خفیہ سوسائٹیوں کی نگرانی کی غرض سے ضرور ہو کہ عامل حکام خبرگیراں رہیں غافل نہ ہوں +

بعد ازیں جنابہ ملکہ معظمہ ممدوحہ نے مسودات قانون کا ذکر کیا ہو جو پیش ہونگے۔ قانون عدالت ہائے واقعہ فوجداری۔ قانون ناچگھر کی ترمیم۔ ترمیم قانون دیوالیہ۔ عمدہ انتظام انتخاب ممبران۔ انتظام لنڈن۔ مقامی گورنمنٹوں کی براُمیونکا انسداد وغیرہ پر لحاظ ہوگا۔ ایرلنڈ کی حاجتوں پر خیال کرنے کے بعد لازم ہو کہ برطانیہ اعظم کی قانونی حاجات پر غور کریں +

سکندرآباد - ۱۵ ارفروری۔ سر اسٹوراٹ بیلی صاحب آج یہاں آنیوالے ہیں اور چونکہ انہوں نے ہمیشہ معاملات حیدرآباد میں بڑی دلچسپی ظاہر کی ہو اسوجہ سے اُنکے آنے سے غالباً عمدہ اثر پڑیگا خصوصاً میجر ٹریور اُنکی امداد پر ہیں جنکو خاص حیدرآباد میں ۱۵ برس کا تجربہ ہو۔ شہر میں ہر طرح امن و امان ہو اور کاروبار بدستور جاری ہیں جیسے وزیر مرحوم کی حیات میں تھے۔ پیشکار جو فی الحال دیوان ہیں راجہ چندو لال کے پوتے ہیں جنہوں نے ۴۰ برس تک حیدرآباد میں دیوانی کی۔ لوگوں کو اُن کی لیاقت پر بڑا اعتماد ہو۔ گورنمنٹ حیدرآباد سے قریب ۳۰ برس کے اُنکو تعلق ہو اور وہ بڑے جفاکش اور منتہی طالب علم ہیں۔ اُن سے سب فریق خوش ہیں۔ غالباً چند ہندوستانی اُنکے تقرر کے خلاف ہیں مگر وجوہ ہنوز معلوم نہیں۔ اس عہدہ کے آرزومندوں میں نواب وقار الدولہ اور بشیر الدولہ ہیں جنکے ناموں کو گورنمنٹ سے بڑا تعلق یہہ ہو کہ دونوں صاحب سر سالار جنگ کے ہمراہ انگلستان گئے تھے۔ دونوں صاحب شمس الامرا کے مشہور خاندان سے ہیں بعض لوگ اِسی خاندان میں سے امیر خورشید جاہ کو جو اِس خاندان میں سب سے بڑے ہیں ایجنسی کا دعویدار ٹھہراتے ہیں مگر ظاہرا تو اُنکو کوئی استحقاق نہیں ہو مگر عام رائے یہہ ہو کہ سر سالار جنگ کے بڑے بیٹے کو اپنے باپ کے قایم مقام ہونے کے لئے تعلیم دینا چاہئے۔ سر اسٹوراٹ بیلی صاحب اعتماد ظاہر کرتے ہیں کہ نظام کا یورپ جانیکا ارادہ بالکل فسخ ہوگیا +

کلکتہ ۱۷ ارفروری۔ ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا نے ۱۴ ار فروری کو علی راجپور سے رپورٹ کی کہ یہاں امن اور خاموشی ہو چلی ہو اور تمام بھیل اپنے موضعوں کو جا رہے ہیں +

پیرس ۱۵ ارفروری۔ جلسہ ڈیپٹیوں نے آج مسودہ قانون کا پاس کیا کہ بغیر تحقیقات وہ شہزادے جلاوطن ہوں جو قانون حال میں کسی طرح مزاحمت یا خلل اندازی کریں +

لنڈن ۱۶ ارفروری۔ بہت بڑی بحث کے بعد ہوس آف لارڈس میں جواب اڈریس تخت کی نامنظوری ہوئی۔ اجلاس کامنس میں کل رات جو مباحثہ ہوا وہ آج ملتوی رہا۔ لارڈ ہارٹنگٹن نے اطلاع دی کہ میں مسودہ قانون دربارہ منظوری تقرری ممبران کے پیش کرونگا۔ مسٹر بریڈلا نتیجہ مسودہ قانون کے منتظر ہیں انکو جو اعتراض منظور تھا ملتوی رہا۔ شہزادہ نپولین فرانس کو واپس گئے۔ شہنشاہ بیگم یوجینی نے انکو سر فریق بوناپارٹ تسلیم کیا +

لنڈن ۱۷ ارفروری۔ انڈر سکرٹری اسٹیٹ ہند نے کل رات اجلاس کامنس میں بجواب ایک سوال کے کہا کہ گورنر مدراس نے گورنمنٹ کے اشتہارات ایک اخبار کو دینا بند کئے جسنے ایک معتمد یادداشت سرکاری شایع کی اور کہا کہ مجھے کوئی یقین نہیں ہو کہ اخبارات ہند پر دباؤ ڈالنے کے لئے یہی قاعدہ برتا جاتا ہو + اجلاس کامنس نے دربارہ جواب اسپیچ تخت کے مباحثہ ملتوی کیا دوشنبہ کو ہوگا۔ کنسرویٹو اب لارڈ ہارٹنگٹن کے مسودہ قانون پیش کرنے پر مخل ہو رہے ہیں دوشنبہ تک مباحثہ ملتوی رہیگا +

رنگون ۱۷ ارفروری۔ مسٹر برنارڈ کا جو اعزاز عام دعوت اطلاع سکرٹری سے ہوا اُسکو اُنہوں نے تسلیم کیا اور کہا کہ میری غیر حاضری عارضاً ہوگی لہذا ایسی حالت میں اس مجوزہ دعوت کے قبول کرنے سے معذور ہوں +

لنڈن ۱۸ ارفروری۔ کیری ڈبلن ٹون کونسلر مخبر ہوگیا اب وہ بیان کرتا ہو کہ تمام قیدی جو زیر حراست ہیں بجز ایک شخص کے مرغنہ سوسائٹی نے قتل کئے تھے۔ مسٹر فاسٹر لارڈ کوپر مسٹر برک کے مارڈالنے کا حکم سوسائٹی سے لگ گیا تھا متواتر ارادے مسٹر فاسٹر پر کئے مگر کوئی پورا نہوا۔ ایک شخص جس سے کوئی واقف نہیں ہو اور نمبر ایک مشہور ہو اُس نے ہدایتیں کیں اور نمبر دیا جسکی نسبت گمان ہو کہ لیند لیگ نے دیا + سات قیدی فنکس پارک میں مقتولوں کے لئے راستہ میں ٹھہرے جب یہہ لوگ قریب پہونچے تو کیری نے اشارہ کیا کہ آتے ہیں۔ برڈی نے مسٹر برک کو چھری ماری۔ جب لارڈ ویدرک کیونڈش نے مداخلت کی تو برڈی نے گھونکر انہیں چھریوں سے مار گرالیا۔ کیلی شریک تھا جس نے مسٹر برک پر آخری وار کیا۔ انہوں نے چھریوں کو گھانس پر پونچھا۔ ڈبلن کے تین اخباروں کو کارڈ لکھ بھیجے اور اطلاع دی کہ ایرش انوسیبل کا حکم پورا ہوا۔ چھریاں توڑ دیں۔ قیدی خوف کے عالم میں ہیں انہوں نے کیری کی نسبت زبان سے نفرین کی +

قاہرہ ۱۹ ارفروری۔ سوڈان کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا کہ شہر الوبید مہدی کاذب کے ہاتھ آگیا ہو۔ مگر اسکے پیروؤں میں مخالفت ہو رہی ہو۔ مقام خرطوم ابھی تک محفوظ ہو +

پیرس ۱۹ ارفروری۔ سینٹ نے اُس مسودہ قانون کو نامنظور کیا ہو جو چیمبر آف ڈپٹیز نے شہزادگان کو بلا تحقیقات ملک سے جلاوطن کرنے کے بارہ میں پاس کیا تھا +

لنڈن ۲۰ فروری۔ ڈبلن میں تمام زیر تحقیقات قیدی سوائے ۲ کے آیندہ تحقیقات کے لئے حوالات میں رکھے گئے ہیں کل رات مسٹر کراس صاحب نے ہوس آف کامنس میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر البرٹ صاحب کا مسودہ جو عدالتہائے فوجداری کے ترمیم میں ہو بیان کیا۔ اور یہہ بھی فرمایا کہ ہوم گورنمنٹ مجوزہ ترمیم



میں توقف نہ چاہکر مناسب نہیں سمجھتی ہو کہ اس معاملہ کو ہوس آف کامنس میں پیش کرے۔ سر آرتھر گارڈن صاحب کو سیلوں کے عہدہ گورنری کا دیا جانا ہی۔ لارڈ ہارٹنگٹن صاحب کا مسودہ اعتراف پہلی دفعہ ہوس آف کامنس میں پڑہا گیا +

بمبئی ۲۰ فروری۔ کل شام کو کمانڈر انچیف پونا سے یہاں پر پہونچگئے ہیں۔ گورنمنٹ بمبی کے گجرات اور کاٹھیاوار کے ۲۰ ہزار باشندگان کے دستخط ہوکر ایک میموریل پیش ہوا ہی تاکہ بمبی بڑودہ ریلوی کو مقام رتلام تک وسعت دی جاوے +

علی راجپور سے خبر آئی ہو کہ مقام موسے جو فوج گئی ہو فی الحال وہاں ہیں ٹھہر گئی جو صدر مقام سے ۲۰ میل ہو لیکن جدید فتور ہونے کی حالت میں سردارپور کی طرف بڑھنے کو تیار رہیگی۔ دفعتاً فتور دور ہونے کا یہہ سبب ہو کہ میجر بڈلیف نے جو فوج بڑھائی تو اول ہی حملہ میں مکرانی سردار گرفتار ہوا اور سب کا یہی سرغنہ تھا اس مکرانی جو حوالی ریاستوں سے بغرض لوٹنے علی راجپور کے آئے تھے اپنے گھر و نکو چلدیئے۔ اس میں شک نہیں ہو کہ انکو اسکا بہت افسوس ہوا ہوگا اسوجہ سے کہ ابتدا میں انکو کامیابی ہوئی تھی اب صرف ۳۰ مکرانی اور کئی سو بہیل جمع ہیں۔ میجر بڈلیف کی فوج کو اب کسقدر ان لوگوں کے نکالنے میں دقت پڑیگی حالانکہ علانیہ مقابلہ نہ ہوگا کیونکہ جنگل بہت گنجان ہو چنانچہ ایک افسر چشمدید لکھتا ہو کہ ایک سوار سنٹرل انڈیا رسالہ کا مارا گیا اور دہات آدمی مختلف زخمی ہوئے لیکن وہ جنگل میں بھاگ گئے۔ بہیل بیان کرتے ہیں کہ ہمکو افسران ریاست سے بڑی شکایت ہو اور ہم انتظامی اور لاپرواہی افسروں کی وجہ سے ناراض ہیں دو سال سے قحط پڑا ہی اور کچھ فکر نہیں کی گئی ہو +

لودیانہ

۱۵ فروری کو جلسہ منجانب جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ بابت تصفیہ سوالات سلف گورنمنٹ منعقد ہوا تھا اس جلسہ میں صرف دیہات کا معاملہ طے ہوا تھا اور شہر کی بابت حکم ہوا تھا کہ ۱۷ فروری کو پھر ایک جلسہ منعقد ہو اسمیں صرف شہر لودیانہ کے باشندگان تشریف لاویں چنانچہ ۱۷ فروری کو ہوا کاوہ زور شور ہوا کہ جلسہ مذکور ملتوی کیا گیا اور حکم ہوا کہ ۲۲ فروری کو جلسہ منعقد ہوا سلئے آج پریڈ میں جلسہ ہوگا۔ اس جلسہ میں آخری رائے دریافت کیجاویگی اور پوچھا جاویگا کہ کس حیثیت کے لوگ ممبر انتخاب کئے جاویں اور کس حیثیت کے وہ لوگ ہوں جو انتخاب پر رائے دیویں چنانچہ آج اسکا فیصلہ ہو جاویگا اور پھر گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں رپوٹ ارسال کیجاویگی +

میلہ روشنی کا ۱۲ فروری سے پھر شروع ہوا تھا مگر باعث بارش کے عین موقع پر میلہ اچھی طرح سے نہ بھرا۔ پیر اور منگل کے روز مطلع صاف ہونے کے باعث میلہ اچھا ہو گیا +

دیہات کے اکثر جاہل اپنی مویشیوں کو اس میلہ میں لاتے ہیں اور دسویں تاریخ کی رات کو فرضی پیر صاحب کی چوکی بھرواتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ای پیر صاحب اگر میرے بیٹا پیدا ہوگا تو اسقدر نیاز چڑھاؤنگا۔ اگر میرے بیٹے کی منگنی ہوگئی تو ضرور غلاف دونگا۔ اگر میری فلانی مراد برآئی تو ایک بکرا چڑھاؤنگا۔ وغیرہ وغیرہ وغیرہ +

اسیطرح اکثر مستورات مرادیں مانگتی ہیں اور دور سے گاتی آتی ہیں کہ ای پیرا تیرے دربار۔ یہہ عورتیں نہ صرف خانقاہ ہی پر جاکر گاتی ہیں نہیں بلکہ وہ دور سے اسیطرح باواز بلند گاتی آتی ہیں +

گنوار لوگ میلہ میں طرح طرح کے فحش اور گندے گیت اور دوہڑے اور بولیاں بولتے ہیں اور جہاں عورتوں کا غول لجاوے پھر تو انسانیت کی مٹی خراب اور عورتوں کی حالت ناگفتہ ہو جاتی ہی۔ مگر پھر بھی عورتیں جوق جوق جاتی اور پھرتی ہیں۔ ہمنے سنا ہو کہ اس مرتبہ ایک عورت کے رخسارے پر کسی گنوار نے ایسا دانت مارا کہ رخسارے کا گوشت بھی لیگیا پولیس کے سپاہیوں نے اسکی گرفتاری کے لئے کوشش کی مگر یہہ معلوم نہیں ہوا کہ وہ گرفتار ہوا یا نہیں علاوہ اسکے اور بھی ایسی ہی ایسی بداعتدالیاں وقوع میں آتی ہیں جنکا انسداد نہیں ہوتا +

ہمکو سخت تعجب ہو کہ ہماری میونسپل کمیٹی ایسے موقعوں پر کیوں غفلت کی نیند میں سو جاتی ہو۔ لوگ فحش گیت گاتے ہیں اور ایسے فحش الفاظ اپنے مونہہ سے نکالتے ہیں اور ایسی گندہ اور انسانیت سے خارج حرکات عمل میں لاتے ہیں کہ انکے بیان سے شرم آتی ہو۔ بڑا افسوس ہو کہ حالانکہ بائی لا میں صاف لکھا ہو کہ ایسے ایسے کلمات اور ایسی بیجا حرکات کا جو کوئی مرتکب ہو وہ سزا کے لایق ہو۔ کوئی انسداد اسبارے میں نہیں کیا جاتا ہو۔ ہمارے ممبران میونسپل کمیٹی شہر کی صفائی میں کوشش کرتے ہیں اور میونسپل کا بہت سا روپیہ بھی صفائی کے لئے خرچ کرتے ہیں مگر اس گندگی کو جو انسان کی روح اور جسم دونوں کو خراب کرتی ہو دور نہیں کرتے ہیں ہمکو کمال افسوس ہو کہ ہمارے شہر کے باشندوں کو بالکل غیرت نہیں ہو۔ اپنی ان آنکھوں سے اور اپنے ان کانوں سے فحش گیت اور ناجائز حرکات دیکھتے اور سنتے ہیں مگر کوئی بھی ایسا حامی کار کھڑا نہیں ہوتا کہ اسکے انسداد کے لئے واویلا کرے +

ہم کس سے کہیں۔ کس کے پاس فریاد لیجاویں۔ کوئی نہیں سنتا۔ لاچار اب ہم اپنے ضلع کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے التماس کرتے ہیں کہ حضور اسکی نسبت کچھ انتظام فرماویں۔ تاکہ اس گندگی کے عفن کو جو ہزاروں پر زہر قاتل کا کام کر رہا ہو اور جسکو بارہا سونگھتے سونگھتے باشندگان شہر لودیانہ مثل کشمیک کی ہوکے ایسے بے تمیز ہو گئے ہیں کہ اس بدبو کو بجائے تعفن کے عطر گلاب سمجھتے ہیں اور سونگھتے ہی مثل گل کے کھل جاتے ہیں۔ اپنے عام فیض سے دور و دفع کریں +

اشتہار

پادری ای۔ ایم۔ ویریصاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ کی جانب سے ایک دوکان واقع چوڑہ بازار متصل دوکان ہیرا سوداگر جاری ہوئی ہو کتب اور نہایت عمدہ روشن کی پنسلیں وغیرہ فروخت ہوتی ہیں اور مندرجہ ذیل کتب بھی دوکان

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویریصاحب کے اہتمام سے چھپا

